M.A Islamic Studies semister (1)Paper (101)

Date 05/06/2021

By Dr Mumtaz Alam

عنوان: اول خلیفہ کے کارنامے

حضرت صدیق اکبر کے کارنامے

حضرت صدیق اکبر نے دوسال تین مہینہ گیارہ دن تک کارخلافت کوانجام دیااس مختصرسی مدت میں جوکارہائے نمایاں انہوں نے انجام دئے وہ یقیناً آب ذرسے لکھے جانے کے قابل ہیں ان کے کارناموں میں ایک اہم کارنامہ تدوین وجمع قرآن ہے جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ صحابہ شہید ہو گئے تھے ان حفاظ شہدا کی تعداد دیکھ حضرت عمر بہت فکرمند ہو گئے چونکہ وہ حضرت صدیق اکبر کے سب سے معتمد مشیر تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ اب قرآن کریم کوایک جگہ جمع کر دیا جائے ورنہ اسی کثرت حفاظ اٹھتے رہے تو نتیجہ اچھا نہیں ہوگا جب انہوں نے حضرت صدیق اکبر کے سامنے اپنا مشورہ رکھا تو حضرت صدیق اکبر اس کام کے لئے رضامند نہیں ہوئے اور کہا: اے عمر ہم وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جو رسول اللہ نے نہیں کیا حضرت عمر نے کہا بخدا اس کام سے میرا مقصد مسلمانوں کی بھلائی ہے انہوں نے بار بار اپنی یہ بات آپ کے سامنے رکھی اور ایک دن حضرت صدیق اکبر اہمیت وافادیت کے پیش نظر اس کام کے لئے رضامند ہو گئے اور حضرت زید بن ثابت کی سربراہی میں مجلس تدوین تشکیل دی اور تمام صحائف کو اکٹھا کر کے ایک جگہ جمع کیا گیا جسے ''مصحف صدیقی'' کا نام دیا گیا احادیث رسول کے تعلق سے بھی آپ بہت بیدار تھے جھوٹی روایتوں کی تردید کرتے اور صحیح روایت پر بلاتردد عمل کیا کرتے تھے آپ نے فقہی مسائل کی تحقیق وتنقید کے لئے فقہی مجلس قائم کیا جس کی ذمہ داری حضرت عمر، حضرت عثمان غنی ،حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت جیسے اجلہ صحابہ کو سونپی گئی

فتوحات

آپ کے زمانے میں خلافت اور اسلامی ریاست کے استحکام کا ہی کام اتنا زیادہ تھا جس کا اندازتاریخ کے مطالعہ سے ہوتا ہے مگر اس کے علاوہ فتوحات کا سلسلہ بھی آگے بڑھا حضرت اسامہ بن زید کی سربراہی میں جو لشکر شام کی طرف حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا مگر وصال کی خبر سے رک گیا تھا بعض کی رائے ہوئی کہ اس لشکر کو ابھی روک دیا جائے مگر صدیق اکبر اس بات کے لئے راضی نہیں ہوئے کہ جس لشکر کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے روانہ کیا ہے اسے روک دیا جائے مدینہ میں فوج کی سخت ضرورت کے باوجود آپ نے خود اس لشکر کو روانہ کیا یہ لشکر چالیس دن بعد اپنے مہم کو مکمل کر کے کامیابی کے ساتھ واپس آیا

حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں ایران میں طوائف الملو کی کا دوردورہ تھا ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس علاقے میں آباد بعض عرب قبائل نے ایرانی مقبوضات پر حملہ شروع کر دیا ایسے ہی قبیلوں میں ایک کے سردار حضرت مثنی شیبانی تھے جو اسلام لا چکے تھا وہ ایرانی مقبوضات پر قابض ہونا چاہتے تھے مگر ایرانی حکومت کا تنہا مقابلہ آسان نہیں تھا انہوں نے دربار خلافت سے اجازت اور مدد

ضروری سمجھا اجازت ملنے کے بعد ایران پر حملہ آور ہوئے ادھر اسلامی لشکر مانعین زکوۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی سے فراغت پا چکا تھا حضرت صدیق اکبر نے حضرت خالد بن ولید کی سربراہی میں فوج مثنی شیبانی کی مدد کے لئے روانہ کیا اس لشکر کے پہنچتے ہی بہت سے علاقے فتح ہو گئے بالخصوص حیرہ کا پورا علاقہ مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا

ایران میں فتوحات کا سلسلہ جاری تھا کہ شام کے سرحدوں پر جنگ چھڑ گئی صحابہ کے مشورے سے آپ نے مختلف سربراہوں کی سربراہی میں ۲۷ ہزار کا لشکر بھیجا مگر وہاں رومی فوج کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لئے کمانڈروں نے اور فوج کا مطالبہ کیا آپ نے حضرت خالد بن ولید کو ایران ثنی کے حوالے کر کے شام پہنچنے کا حکم دیا حضرت خالد بن ولید راستے میں چھوٹے موٹے معرکے سر کرتے ہوئے شام پہنچے اور کئی علاقے فتح کر لئے اجنادین کی جنگ اسی موقع سے مسلمانوں نے جیتا جس کی وجہ سے شام میں مسلمانوں کا داخلہ ممکن ہو سکا اس مہم میں دمشق کا محاصرہ بھی کر لیا گیا تھا اگر چہ وہ فتح نہیں ہو سکا حضرت صدیق اکبر دوسرے علاقوں میں بھی فوجی دستے بھیجے جنہوں نے کئی علاقے فتح کیے عراق میں حیرہ انبار اور دومۃ الجندل اور یرموک کا علاقہ عہد صدیقی ہی میں فتح ہوئے ان فتوحات کی وجہ سے اسلامی ریاست ایک بڑی طاقت کے طور پر تسلیم کی جانے لگی

نظم و نسق

حضرت صدیق اکبر کے زمانہ چونکہ بہت مختصر ہے اس لئے اس زمانے میں ریاستی نظم و نسق وہی رہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا البتہ انہوں نے بعض شعبوں کو منظّم کرنے کی کوشش کی انہوں نے آسانی سے دشمنوں پر فتح پانے کے لئے فوج کو منظّم کیا۔ سیاسی معالات کی بہتری کے لئے بڑے بڑے صحابہ سے مشورہ لیا کرتے تھے آپ کے سب سے اہم مشیر حضرت عمر فاروق تھے جب بھی کوئی مہم پیش آتی آپ کو طلب کرتے انہوں نے اپنے عہد میں سلطنت کو صوبوں میں تقسیم کیا اور ان صوبوں میں عامل مقرر کئے مالیاتی نظام کی ترقی کے بھی منصوبے بنائے جس کسی کو کسی منصب پر رکھتے تھے ان کی صلاحیتوں کو پرکھ کر رکھتے تھے جب کسی کو کسی عہدے پر مقرر کرتے عہدے کی ذمہ داری سے واقف کراتے اور خوف خدا کی نصیحت کرتے باضابطہ ان پر نگاہ رکھتے کہیں کوئی گڑبڑی ہوتی باز پرس کرتے خطاوار پائے جانے کی شکل میں سخت تادیب کرتے اپنے رویہ میں نرمی کے لئے مشہور ہونے کے باوجود اللہ کا حکم نافذ کرنے کے معاملے میں انتہائی سخت تھے عوام الناس کے امن وامان کی بھی انہیں بڑی فکر رہتی جن لوگوں سے امن کو خطرہ رہتا اس کی گرفتاری کا حکم جاری کرتے ذمیوں کے حقوق کا بھی پورا خیال رکھتے تھے اور ان کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ اسلامی ریاست میں باشندے امن وچین سے رہ سکے

وفات اور حضرت عمر کی جانشینی

ابھی آپ کی خلافت کے پورے اڈھائی سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپ کا وقت وصال قریب آ گیا شدید بخار کا غلبہ ہوا شدت اتنی برھ گئی کہ مسجد میں جانا بھی مشکل ہو گیا پنجوقتہ نمازوں کی ذمہ داری حضرت عمر کو سپرد کی مرض طول پکڑتا رہا تو اسلامی ریاست کی فکر ہوئی صحابہ کو بلا کر مشورہ طلب کیا سب کی باتیں سننے کے بعد اپنی مرضی پیش کی کہ میں تم لوگوں کا امیر حضرت عمر کو بنانا چاہتا ہوں بعض صحابہ نے حضرت عمر کی سختی کا ذکر ان کے سامنے کیا آپ نے کہا کہ خلافت کی ذمہ داری پڑتے ہی وہ نرم ہو جائیں گے صحابہ نے آپ کی مرضی پہ سارا معاملہ چھوڑ

دیا آپ نے حضرت عثمان غنی کو بلوا کر وصیت نامہ لکھوائی اور ان کے غلام نے اسے پڑھ کر مجمع عام میں سنایا ۱۳ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا

حاصل سبق

خلیفہ نبی اکرم کے جانشین کو کہا جاتا ہے جو اسلامی ریاست کے جملہ امور کو پیغمبر کے دئے ہوئے اصول کے مطابق چلاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ یا جانشین نہیں بنایا تھا جب آپ کا وصال ہو گیا تو سقیفہ بنوساعدہ میں انصار اس بات پر غور وفکر کر رہے تھے کہ آپ کا کوئی نہ کوئی جانشین جلد منتخب ہو جانا چاہئے اور ان کی یہ بھی خواہش تھی کہ خلیفہ انصار میں سے کسی کو منتخب کیا جائے جب مہاجرین صحابہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو

بڑے بڑے صحابہ وہاں تشریف لے گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی تھی حضرت ابوبکر نے مہاجرین کی افضلیت بتائی اور کہا کہ امیر قریش میں سے ہوں گے اس کی وضاحت حدیث میں ہے یہ سن کر انصار اپنے دعوی سے دستبردار ہوگئے حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کا نام پیش کیا مگر حضرت عمر نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے ہوتے ہوئے کوئی مستحق خلافت نہیں اور انہوں ے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی بعد میں مجلس عام میں تمام مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ مسلمانوں کے خلیفہ ہوگئے آپ نے خلیفہ بننے کے بعد لوگوں سے خطاب کیا جس میں واضح کیا کہ میری اطاعت اسی صورت میں ضروری ہے جب میں اللہ ورسول کی فرمانبرادی کروں کمزوروں کو حق دلانا ہماری ذمہ داری ہے

آپ کے خلیفہ بننے کے بعد اسلامی ریاست کے احوال پریشان کن تھے بہت سے لوگ ارتداد اختیار کر چکے تھے کچھ لوگ زکوۃ ادا کرنا نہیں چاہتے تھے کچھ لوگوں نے جھوٹے طور پر دعوی نبوت کر دیا تھا آپ نے ان تمام فتنوں کی سرکوبی کا منصوبہ بنایا اور فوجی مہمیں بھیج کر ان فتنوں کو ختم کیا اگر یہ فتنے ختم نہیں ہوتے تو اسلامی ریاست کے لئے انتہائی نقصاندہ ہوتے ان کے ختم ہوتے ہی اسلامی ریاست پورے طور سے مستحکم ہوگئی مرتدین پھر سے اسلام میں داخل ہوگئے ان کا یہ بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کے وصال کے بعد اٹھنے والے فتنوں کو مٹا کر اسلام کو مضبوط کر دیا

ان کے زمانے کی جنگوں میں بہت سے حفاظ صحابہ شہید ہوگئے حضرت عمر کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے بکھرے ہوئے قرآنی ٹکڑوں کو ایک جگہ جمع کروایا ان کا جمع کیا ہوا قرآن ''مصحف صدیقی'' کے نام سے جانا جاتا ہے یہی مصحف حضرت عثمان کے پیش نظر بھی رہا جس پر انہوں نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک قرات پہ جمع کیا آپ نے صحیح حدیث کو کبھی رد نہیں کیا فقہی مسائل کی تحقیق وتنقید کے لئے صحابہ کی مجلس تشکیل دی آپ کا زمانہ خلافت اڈھائی سال سے کم ہے جس میں داخلی فتنوں کا شدت سے زور رہا مگر اس کے باوجود کئی علاقے جیسے دومۃ الجندل، حیرہ، انبار اور یرموک فتح ہوئے آپ کی مہم کی بدولت ہی شام میں مسلمانوں کا داخلہ آسان ہوسکا

ریاستی نظم ونسق کی بھی کوششیں ہوئی ہر شعبہ میں صلاحیت مند افراد کو بحال کیا جس کی وجہ سے کام حسن وخوبی کے ساتھ انجام پاتے رہے آپ کی نظر علاقے کے والیوں پر رہا کرتی تھی جب کوئی لغزش کرتا سخت تادیب کرتے آپ کے تمام معاملات میں خاص مشیر حضرت عمر رضی اللہ

تعالی عنہ تھے ان کے علاوہ بھی دوسرے صحابہ سے مشورہ کرتے کبھی کبھی مجمع عام میں عام لوگوں سے بھی رائے لیا کرتے تھے جب آپ کی طبیعت بگڑ گئی اور مرض بڑھتا رہا یہاں تک کہ زندگی کی امید نہیں رہی تو صحابہ سے اپنی جانشینی کے تعلق سے مشورہ کیا اور اپنی رائے رکھی کہ حضرت عمر خلیفہ بنائے جائے صحابہ قدرے پس وپیش کے بعد آپ کی رائے کے حامی ہوگئے اور حضرت عمر کو خلیفہ بنا دیا گیا